بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یَّشَآءُ اَمْرًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یومِ ہفتہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۱ شوال ۱۳۸۸ھ ۱ صلح ۱۳۴۸ہش ۱۱ جنوری ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۰

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا جسد خاکی بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی جنازہ کو کندھا دیا اور تدفین میں شرکت فرمائی

نماز جنازہ اور تدفین میں کثیر التعداد اہلِ ربوہ کے علاوہ دیگر مقامات سے آئے ہوئے احباب کی شرکت

ربوہ ۱۰ صلح ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی سلسلہ احمدیہ کے نامور مستجاب الدعوات بزرگ زبان و بیان کے مسلم الثبوت استاد اور بلند پایہ پُرگو و قادر الکلام شاعر حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا جسد خاکی کل ۹ ماہ صلح ۱۳۴۸ہش مطابق ۹ جنوری ۱۹۶۹ء بروز جمعرات بہشتی مقبرہ میں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے مخصوص قطعہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضرت حافظ صاحبؓ نے ۸ ماہ صلح بروز بدھ چھ بجے شام ربوہ میں وفات پائی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز عصر پڑھانے کے کچھ دیر بعد بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں تشریف لا کر وہاں جنازہ پہلے ہی لا کر رکھ دیا گیا تھا۔ اور احباب بھی بہت کثیر تعداد میں پیچھے صفوں میں کھڑے ہو چکے تھے، نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ کے علاوہ لاہور، سرگودھا اور بعض دیگر مقامات سے آئے ہوئے احباب شریک ہوئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جنازہ کو کندھا دیا۔ جنازہ احباب کے کندھوں پر بہشتی مقبرہ کے اس خاص قطعہ میں لایا گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نامور اور بزرگ صحابہ کے لئے مخصوص ہے۔ تابوت کو قبر میں اتارنے میں علمائے سلسلہ کے علاوہ حضور نے بھی حصہ لیا۔ قبر تیار ہونے پر حضور نے دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔

حضرت حافظ صاحب مرحومؓ ایک روایت کی رو سے ۱۸۹۲ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ دینی علوم میں شروع ہی سے خاص شغف رکھتے تھے۔ اور ساتھ کے ساتھ زبان و بیان کے مسلم الثبوت استاد اور نہایت بلند پایہ پُرگو اور قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو اردو کے نامور شاعر جناب امیر مینائی کے تلامذہ میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ اور اس دور کے نامور شعراء اور ادباء شعر و سخن اور ادب کے میدان میں آپ کی غیر معمولی صلاحیتوں کے معترف اور قدردان تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں آنے اور حضور علیہ السلام کی قوتِ قدسی سے فیض یاب ہونے کے نتیجہ میں آپ کو علم کے ساتھ ساتھ روحانیت میں ترقی کرنے کا انمول موقع میسر آیا اور بحمد اللہ تعالیٰ ایک ممتاز اور نامور خادم دین کی حیثیت سے آپکو دنیا میں بہت کامیاب زندگی گزارنے کی توفیق ملی۔ آپ نے دینی علوم میں درجۂ کمال کو پہنچے ہوئے شغف اور زبان و بیان کی جملہ صلاحیتوں کو عمر بھر خدمتِ دین کے لئے وقف رکھا اور آخر دم تک لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔

اوّلاً آپ کے ذریعہ شاہجہانپور میں ۱۹۲۵ء تک چشمۂ فیض جاری رہا۔ اور وہاں جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی نصیب ہوئی۔ بعد ازاں آپ نے اپنے آقا سیدنا حضرت امام خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تکمیل میں قادیان آ کر وہاں طویل عرصہ مقیم رہنے اور وہاں مقیم رہ کر علمی خدمات بجا لانے کا سلسلہ شروع کیا۔ اور پھر اس کے بھی آٹھ دس سال بعد باقاعدہ قادیان میں سکونت اختیار کر لی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

۔• ربوہ ۱۰ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

۔• ربوہ ۱۰ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو انفلوئنزا کی تکلیف سے افاقہ ہے اور عام طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن دل پر کسی قدر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے آئندہ ملاقاتیں بروز اتوار اور جمعرات دس بجے صبح سے بارہ بجے تک ہوا کریں گی۔ ملاقات کے خواہشمند احباب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر اپنے نام ۹½ بجے لکھوا دیا کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

عزیز جعفر احمد خاں سلمہ اللہ کے آپریشن کی کامیابی کے لئے احباب درد دل سے دعائیں کریں

عزیز جعفر احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کا لاہور میں ۱۱ جنوری بروز ہفتہ دماغ کا دوسرا آپریشن ہو رہا ہے۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ وہ آپ کے پوتے عزیز جعفر احمد خاں سلمہ اللہ کے لئے درد دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اس دوسرے میجر اور نہایت نازک آپریشن کو کامیاب بنائے اور بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے عزیز موصوف کو اپنے فضل و رحم سے معجزانہ طور پر کامل صحت عطا کرے اور صحت و عافیت اور کامل تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز سے نوازے آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے دارالاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۱ صلح ۱۳۴۸ ھش

نماز اور دعا

(۲)

سورہ فاتحہ میں جو دعا سکھائی گئی ہے اس کی شان بھی ملاحظہ ہو۔

یعنی

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

یعنی ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ہر کام کا ایک سیدھا راستہ ہوتا ہے اگر ہم کو سیدھا راستہ معلوم ہو تو ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔ مگر یہاں سیدھا راستہ کس لئے؟

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

یعنی ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا ہے نہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے۔

الغرض سورۂ فاتحہ میں وہ عظیم الشان دعا سکھائی گئی ہے جس کی دعاؤں میں کوئی مثال نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اس دعا کو نماز میں فرض کیا گیا ہے۔ ثابت ہوا کہ نماز دراصل دعا ہی ہے۔ اور جو لوگ اس کو محض ٹالنے کے لئے ادا کرتے ہیں وہ نماز کی حقیقت ہی نہیں سمجھتے۔ اور نہ اسلام کی حقیقت سمجھتے ہیں۔ نماز اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام دراصل اللہ تعالےٰ کے حضور سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے اور اپنی تمام حاجات کو اس سے وابستہ کرنا مسلمان کے لئے لازمی ہے ورنہ مسلمان ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ الغرض نماز جو دعا ہے اسلام کا مغز ہے اور اس کے بغیر اور اس کو سنوار سنوار کر ادا کئے بغیر انسان اسلام سے بالکل کورا رہتا ہے اور اس کا مسلمان ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:-

"عام طور پر یہ حالت ہو رہی ہے کہ نماز کو ایسے طور سے پڑھتے ہیں کہ جس میں حضور قلب کی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ جلدی جلدی اس کو ختم کیا جاتا ہے اور خارج نماز میں بہت کچھ دعا کے لئے کرتے ہیں اور دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں حالانکہ نماز کا (جو مومن کی معراج ہے) مقصود یہی ہے کہ اس میں دعا کی جاوے اور اسی لئے اُمُّ الْاَدْعِیَۃِ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ دعا مانگی جاتی ہے۔ انسان کبھی خدا تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں کرتا جب تک کہ اقام الصلوٰۃ نہ کرے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اس لئے فرمایا کہ نماز گری پڑتی ہے مگر جو شخص اقام الصلوٰۃ کرتے ہیں تو وہ اس کی روحانی صورت سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو پھر وہ دعا کی محویت میں ہو جاتے ہیں۔ نماز ایک ایسا مشربت ہے کہ جو ایک بار اُسے پی لے اُسے فرصت ہی نہیں ہوتی اور وہ فارغ ہی نہیں ہو سکتا۔ ہمیشہ اس سے سرشار اور مست رہتا ہے۔ اس سے ایسی محویت ہوتی ہے کہ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اسے چکھتا ہے تو پھر اس کا اثر نہیں جاتا۔

کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ تیس تیس برس تک برابر نماز پڑھتے ہیں پھر کورے کے کورے ہی رہتے ہیں۔ کوئی اثر

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نمازوں کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ "اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْہُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ؟" قَالُوْا: لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ، قَالَ: "فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُوا اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا"۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزرتی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دُور کر دیتا ہے +

حضرت داؤد علیہ السلام کی دُعا

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ، وَاَھْلِیْ، وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے "اے میرے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

م روحانیت اور خشوع و خضوع کا ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا یہی سبب ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جس پر خدا تعالےٰ لعنت بھیجتا ہے۔ ایسی نمازوں کے لئے ویل آیا ہے۔ دیکھو جس کے پاس اعلےٰ درجہ کا جوہر ہو تو کیا کوڑیوں اور پیسوں کے لئے اسے پھینک دینا چاہیئے۔ ہرگز نہیں۔ اوّل اس جوہر کی حفاظت کا اہتمام کرے اور پھر پیسوں کو بھی سنبھالے۔ اسلئے نماز کو سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھے۔"

(ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۴۴۴-۴۴۵)

منکرینِ ہستی باریتعالیٰ کے شکوک کا ازالہ

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ ۶۸ء

محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کے موقع پر مورخہ ۲۷ دسمبر کے پہلے اجلاس میں مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

موضوع کی اہمیت

ہستی باری تعالیٰ کا مسئلہ انسان کے لئے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ انسان کے باقی سب مسائل اسی کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ یہ مسئلہ اس کے سب افعال پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کی اہمیت ان دو متضاد گروہوں کے نظریات اور معتقدات کو سامنے رکھ کر زیادہ واضح ہوتی ہے یعنی ہستی باری تعالیٰ کا انکار کرنے والا گروہ اور اس پر ایمان رکھنے والا گروہ۔ نظریات اور معتقدات کے مطابق ہی انسانی اعمال ہوتے ہیں اس لئے ایک گروہ کے اعمال اگر ایک طرح کے ہیں تو دوسرے گروہ کے ان سے بالکل مختلف۔

منکرینِ ہستی باریتعالیٰ کا موقف

انکار کرنے والے گروہ کے نزدیک

(۱)۔ انسان اور باقی سب کائنات کو پیدا کرنے والی کوئی بالا ہستی نہیں بلکہ سب مخلوق کسی سادہ سے مادے سے شروع ہو کر ارتقائی منازل کو طے کرتی ہوئی موجودہ صورت میں آئی ہے۔ یہ ارتقاء مادے کی ایک خاصیت ہے۔

(۲)۔ نیچر کے مستقل اور غیر مبدل قوانین ہی ہماری زیست اور ترقی کا موجب ہیں۔ ان میں کوئی بالا ہستی کام کرتی ہوئی نظر نہیں آتی ورنہ کبھی وہ ان قوانین پر متصرف بھی ہوتی۔

(۳) روح کوئی چیز نہیں صرف مادہ ہی ہے جس وجہ سے انسان مرنے کے بعد ختم ہو کر مٹی میں جا ملتا ہے۔ اس کے لئے مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں نہ ہی اس کے اعمال کا کوئی محاسبہ ہوگا اور نہ ہی جزا یا سزا ملے گی۔ اعمال کے سب اثرات صرف اس دنیوی زندگی تک محدود ہیں۔

(۴) انسانی زندگی کا کوئی خاص مقصد نہیں۔ جو مقصد کوئی چاہے بنا سکتا ہے۔ انسان کو صرف اس کے جسم کی پرورش اور حفاظت کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے وہ جس قدر آسائش کے حالات پیدا کر سکے کرے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والوں کا موقف

دوسری طرف خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے والے گروہ کے نزدیک

(۱) انسان اور باقی سب کائنات کو پیدا کرنے والا اور ان کی پرورش کرنے والا اور ان کو ترقی دینے والا ایک خدا ہے جو سب کامل صفات اور طاقتوں کا مالک ہے۔ ان صفات اور طاقتوں کے ساتھ ہی اس نے اس کارخانۂ عالم کو پیدا کیا اور خوب ہی پیدا کیا اور انہیں کے ساتھ ہی وہ اس کارخانہ کو چلا رہا ہے اور خوب ہی چلا رہا ہے۔ وہ جب چاہے گا اس کو ختم کر دے گا۔ وہ اس کائنات کے ہر ذرّے پر کامل تصرف رکھتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق اس سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنے عاجز بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

(۲) وہ انسانوں کے ساتھ براہِ راست تعلق رکھتا ہے ان میں سے پاکیزہ انسان کو چن کر اس پر اپنا کلام نازل فرماتا ہے جس میں انسانوں کے لئے ہدایت ہوتی ہے۔ اس نے انسانی زندگی کا مقصد اپنی عبادت یعنی کامل اطاعت مقرر کیا ہے جس سے انسان اس کی صفات کے نقوش اپنے اندر اتارتا ہے اور اس کا قرب حاصل کر کے دائمی راحت اور آرام پاتا ہے۔ اسی سے اس کی اخلاقی اور روحانی تربیت ہوتی ہے۔

(۳) نیچر کے قوانین اسی قادر خدا کی قدرت کے ظہور ہیں۔ خود بخود ہرگز نہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ اس نے انسانوں کے فائدہ کے لئے ان قوانین کو غیر مبدل بنایا ہے تا انسان ان پر انحصار کر سکے اور ان پر اپنے علوم کی بنیاد رکھ سکے۔ وہ ان قوانین پر کامل تصرف رکھتا ہے اور ان کو جن کے حق میں چاہتا ہے مدد کے لئے لگا دیتا ہے اس کی مرضی کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔

(۴) انسان کے جسم میں روح رکھی گئی ہے جو اس کی زندگی کا موجب ہے۔ یہ روح تا ابد زندہ رہے گی اور مرنے کے بعد ایک نئی اور دائمی زندگی پائے گی۔ انسان کے کاموں کا اس نئی زندگی میں کامل محاسبہ ہوگا اور ان کے مطابق اسے جزا یا سزا دی جائے گی۔ جزا بصورت جنّت ہوگی اور سزا بصورت دوزخ جو انسان کے لئے انتہا درجہ کا تکلیف دہ ہوگا۔ اس کی تکلیف انسان کے لئے قابلِ برداشت نہ ہوگی۔ اس کے مقابل میں جنّت کی نعمتیں غیر متناہی اور نہایت درجہ لذت بخش اور ترقی دینے والی ہوں گی۔ اس محاسبہ کے لئے سب انسانی اعمال محفوظ کئے جا رہے ہیں۔ ایک رتی بھر عمل بھی ضائع نہیں ہوتا۔

اس سے ظاہر ہے کہ ان دونوں گروہوں میں بُعد المشرقین ہے اور یہ بُعد صرف ایک ہی بات سے پیدا ہوتا ہے کہ خدا ہے یا نہیں۔ باقی سب اسی کے نتائج ہیں خدا کے انکار کے ساتھ روح اور آخرت اور محاسبہ اور انسانی مقصد سب کا انکار کرنا پڑتا ہے۔ صرف جسم ہی جسم رہ جاتا ہے اور اس کی پرورش حقیقی اور سچے اخلاق اور روحانیت کا سوال ہی باقی نہیں رہتا کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کا نام ہے جو تمام اعلیٰ صفات کا مالک ہے۔

پس اس نظریہ کے رکھنے والے گروہ کے شکوک کا ازالہ نہایت ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو وہ ہدایت کا راستہ دیکھ سکیں اور ہلاکت اور تباہی سے بچ سکیں۔

ایسے لوگوں کے علاوہ خدا پر ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کا بڑا حصہ بھی محض ایک رسمی ایمان رکھتا ہے جو ان کے اعمال پر کوئی نیک اثر نہیں ڈالتا اور انہیں کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ ان کے اندر بھی دہریت اور لامذہبیت کی رگ ہوتی ہے اور وہ قسم قسم کے شکوک کا شکار رہتے ہیں۔ سو ایسے لوگوں کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کے تسلی بخش ثبوت کی ضرورت ہے۔ اس مقالہ کی یہ دونوں اغراض ہیں۔ وَ بِاللّٰہِ التَّوفِیق۔

اعتراضات کا خلاصہ

منکرین ہستی باری تعالیٰ کے اعتراضات کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی خدا ہمیں نظر نہیں آتا اور نہ عقلی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ خدا کا وجود محض وہمی ہے جو انسان نے خوف یا احتیاج کی وجہ سے بنا لیا ہے۔ ورنہ ایسا کوئی خدا نہیں جس نے اس دنیا کو بنایا ہو بلکہ اس دنیا کی ابتداء کسی اتفاق یا حادثہ کی وجہ سے ہوئی اور پھر ارتقاء اور بقائے انسب کے اصول کے تحت جو مادہ میں موجود تھا خود بخود اپنی موجودہ صورت کو پہنچی۔

اس اعتراض کا یہ حصّہ کہ خدا نظر نہیں آتا اس لئے اسے کس طرح مانیں بہت پرانا مگر بہت بودا ہے۔ رومیوں نے بھی پہلی مرتبہ خلا میں آدمی بھیجا تو اس نے بھی واپس آ کر کہا کہ اوپر بھی کوئی خدا نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ کیسا لغو اعتراض ہے۔ کیا دنیا میں ایسی چیزیں نہیں ہیں جو نظر نہیں آتیں۔ لیکن ان کے وجود میں کسی کو شبہ نہیں۔ صرف ان کی صفات کے اظہار سے انہیں مان لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بجلی ایک لطیف جوہر ہے جسے آنکھ نہیں دیکھ سکتی لیکن جب وہ بلب کو روشن کرتی ہے یا چولھا جلاتی ہے یا مشین چلاتی ہے یا انسان کے اندر جاتی ہے تو اس کا پتہ لگ جاتا ہے اور اس کے موجود ہونے میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ گیس بھی نظر نہیں آتی حالانکہ وہ بھی مادہ کی ایک قسم ہی ہے۔ علاوہ ازیں بعض چیزوں کو آنکھیں نہیں دیکھتیں بلکہ انسان کی دوسری حسیں معلوم کرتی ہیں۔ جیسے خوشبو۔ ملائمت۔ طاقت محبت۔ نفرت۔ ذہانت وغیرہ۔ محض نظر آنا ہی تو نہیں ہوتا۔ سو یہ اعتراض نہایت بودا اور فرسودہ ہے۔

ہستی باریتعالیٰ کے عقلی دلائل

اب رہا یہ سوال کہ اگر خدا نظر نہیں آ سکتا تو وہ عقلی دلائل کون سے ہیں جن سے

اس کا موجود ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی ہستی کو ثابت کرنے کے لئے بہت سے عقلی دلائل ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جس طرح اوپر مثال دی گئی ہے اللہ تعالےٰ بھی اپنی صفات سے پہچانا جاتا ہے وہ صفات بے شمار ہیں لیکن ہم یہاں چند ایک کو لیتے ہیں۔

(۱) سب سے پہلے ہم اس صفت کو لیتے ہیں جس کا ظہور ہر وقت ہمارے سامنے رہتا ہے اور وہ ہے اللہ تعالےٰ کا رب العالمین ہونا۔ یعنی تمام جہانوں کو پیدا کرنے والا۔ ان کی پرورش کرنے والا اور مختلف مراحل میں سے گزر کر ان کی تکمیل کرنے والا۔ اس صفت کے ظہور پر غور کرنے کے لئے ہمیں اس دنیا کی پیدائش۔ مادہ کی بناوٹ۔ اور نظام شمسی کی وسعت کے متعلق سائنسدانوں کی کاوشوں کے نتائج کو بھی سامنے رکھنا مفید ہوگا تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ کیا ایک خالق اور قادر مطلق خدا کے بغیر اس قدر وسعتیں اور باریکیاں رکھنے والا نظام وجود میں آ سکتا ہے یا قائم رہ سکتا ہے۔ یہی وہ امور ہیں جو سب سے زیادہ خلش انسانوں کے دلوں میں پیدا کرتے رہتے ہیں کیونکہ انسان کی اپنی پیدائش بھی اسی میں شامل ہے۔ ان امور کی تفصیلات پر تو دفتروں کے دفتر بھرے پڑے ہیں لیکن یہاں اس کا نہایت مختصر سا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔

دُنیا کی پیدائش

دنیا کی پیدائش کے متعلق قریباً پونے دو سو سال قبل مشہور فرانسیسی فلاسفر لاپلیس (Laplace) نے یہ نظریہ قائم کیا کہ سارا نظام شمسی جس میں ہماری زمین بھی شامل ہے ایک بہت بڑے گیس کے بادل سے وجود میں آیا۔ اس بادل کو نیبولہ (Nebula) کہتے ہیں۔ یہ بادل سکڑ کر منجمد ہو گیا اور اس کے بڑے بڑے ٹکڑے بن کر منتشر ہو گئے جو بعد میں سیارے بن گئے۔ ان سب کا نقطۂ مرکزی ہمارا سورج بن گیا۔ انیسویں صدی کے سائنسدانوں نے اسی نظریئے کو اپنایا۔ لیکن بعد کی تحقیق کے نتیجہ میں اس کے بعض حصوں کو مسترد کر دیا گیا۔ اگرچہ اس کا خاصہ حصہ قائم رہا۔

زیادہ قریبی نظریہ یہ ہے کہ نظام شمسی کا وجود میں آنا محض ایک ہیئتی اتفاق یا حادثہ ہے۔ اس قسم کے اور بھی لاتعداد سورج ہوں گے جن کے اپنے سیارے بھی ہوں گے۔ ہمارے سورج کے ساتھ کوئی بڑا ستارہ ٹکرایا جس سے ہمارے سورج کے کچھ ٹکڑے علیحدہ ہو گئے اور وہ ہماری زمین اور سیارے بن گئے۔ ہماری زمین نے موجودہ صورت سخت گرم گیسوں کے آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہونے سے اختیار کی۔

یہ سورج اور زمین کتنا عرصہ ہوا بنے اس میں بھی بہت اختلاف ہے لارڈ کیلون (Kelvin) نے ۱۸۶۲ء میں اس کی عمر تین کروڑ سال قرار دی۔ سر آرکیبالڈ گیکی (Sir archibald Gichie) نے ۱۸۹۹ء میں دس کروڑ سال متعین کی۔ ایڈیم اور تھوریم میں جس مدت میں تبدیلی واقعہ ہوتی ہے اس کے حساب سے ۴½ ارب سال قرار دی گئی۔ اب تک یہی مدت درست سمجھی جاتی ہے۔

ہماری زمین پر پیدا ہونے والی چیزوں کی ترتیب یہ بتائی جاتی ہے کہ سب سے اوّل سمندر میں بوٹیاں اور ایسے جانور پیدا ہوئے جو بے حد سادہ قسم کے ہیں اور ان میں ہڈی نہیں۔ پھر مچھلیاں پیدا ہوئیں جسے قریباً ۵۰ کروڑ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس کے بعد خشکی پر سبزی پیدا ہوئی جس کی ابتداء کو چالیس کروڑ سال ہوئے۔ پھر وہ جانور پیدا ہوئے جو خشکی اور تری دونوں میں رہتے ہیں۔ پھر دودھ پلانے والے جانور۔ اسے ۲۵ کروڑ سال ہوئے۔ غیر مکمل انسان کو وجود میں آئے قریباً دس لاکھ سال اور مکمل ہو کر موجودہ شکل میں آئے دس ہزار سال کا عرصہ ہوا ہے۔ اس وقت سے ہی انسان کو جانوروں پر حکومت حاصل ہوئی اور اس نے زمین پر کاشت شروع کی۔ ۱۹۶۱ء تک کی سائنسی تحقیق ہمیں یہاں تک پہنچاتی ہے۔

دنیا کی وسعت کے متعلق آخری تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی حدود معلوم نہیں ہو سکیں۔ جہاں تک یہ دنیا تیز سے تیز دوربین کے ساتھ نظر آ سکی ہے وہاں سے روشنی کے ہم تک پہنچنے کے لئے چھ ارب سال لگتے ہیں جبکہ روشنی کی رفتار ۱۸۶۳۰۰ میل فی ثانیہ ہے۔ ہماری زمین جس گیلکسی (galaxy) یا کہکشاں میں واقعہ ہے اس میں ستاروں کی تعداد کا اندازہ ایک کھرب ہے جن میں سے ایک ہمارا سورج اور اس کے سیارے ہیں۔ اس قسم کی اربوں گیلکسیاں ہیں۔ ان کی تعداد کا کوئی شمار ہی نہیں۔

مادے کی بناوٹ کے متعلق پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ اس کے سب سے چھوٹے ذرات جن کو آگے تقسیم نہیں کیا جا سکتا ایٹم (atom) ہیں اور وہ ۹۲ قسم کے ہیں۔ ایک ہی قسم کے ذرات آپس میں مل کر مختلف عناصر (elements) بناتے ہیں جن کی تعداد بھی ان کے مطابق ۹۲ ہے۔ پہلے elements کو صرف بسیط سمجھا جاتا تھا۔ مزید دریافت سے ۷۲ اور ثابت ہو کر ۹۲ بن گئے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں۔ سونا۔ چاندی۔ آکسیجن گیس۔ پارہ ریڈیم اور یورینیم۔ گویا یہ تینوں قسموں کے ہیں۔ ٹھوس۔ سیال اور گیس۔ ۱۹۳۴ء میں ایک اور element کی نشان دہی ہوئی اور ۱۹۳۸ء میں ایک فرانسیسی پروفیسر پیرن (Perin) اس element کو علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

سر ولیم کروکس (Sir William Crooks) (1832-1919) نے ایک ایسا تجربہ کیا جس سے مادہ کے متعلق تحقیق میں ایک زبردست انقلاب پیدا ہوا۔ اس کے تجربہ سے اور سر جوزف تھامسن (Sir Joseph Thomson) کے تجربہ سے جو اس نے ۱۸۹۷ء میں کیا یہ ثابت ہوا کہ ایٹم ناقابل تقسیم نہیں بلکہ اس کے اندر اور ذرات ہیں جو بجلی کے ہیں اور بے حد چھوٹے ہیں۔ ان ذرات کا نام الیکٹران (electron) یا برقیہ رکھا گیا ہے۔ اس تحقیق کے نتیجہ میں یہ ثابت ہوا کہ اس دنیا کی ابتداء ایٹم سے نہیں بلکہ بجلی کے ذرات سے ہے جو منفی (negative) قسم کے ہیں اور وہ ایٹم کے اندر ایک مثبت (positive) قسم کی بجلی کے ذرہ کے گرد گھوم رہے ہیں جس کا نام پروتان (Proton) رکھا گیا۔ الیکٹران کی رفتار جس سے وہ پروتان کے گرد گھوم رہے ہیں بیس ہزار میل فی ثانیہ سے بھی زیادہ شمار کی گئی ہے اور اس کا قطر ایٹم کا بھی لاکھواں حصہ ہے۔ ایٹم کا قطر ایک انچ کا کروڑواں حصہ ہے اور الیکٹران کا قطر ..... انچ ہے۔ اگر جسم کے سارے الیکٹران یکساں کر دیئے جائیں تو ان کا حجم ایک نقطہ (.) کے برابر بنتا ہے۔ الیکٹران اسی طرح سے پروتان کے گرد چکر لگاتے ہیں جس طرح سیارے سورج کے گرد۔ گویا دونوں جگہ ایک جیسا نظام قائم ہے آسمان کی نہایت درجہ وسیع فضاؤں میں بھی اور جسموں میں نہایت درجہ چھوٹے ذرات کے اندر بھی۔ پروتان کی حیثیت سورج کی ہے۔

ایٹم میں الیکٹران کی تعداد کے متعلق یہ دریافت کیا گیا ہے کہ بعض ایٹموں میں صرف الیکٹران ہوتا ہے۔ بعض میں دو اور بعض میں زیادہ۔ مثلاً ہائیڈروجن کے ایٹم میں صرف ایک الیکٹران ہوتا ہے سوڈیم کے ایٹم میں گیارہ اور کیلشیم کے ایٹم میں بیس۔

یہ ہے سائنسی تحقیق کا خلاصہ دنیا کی پیدائش۔ نظام شمسی اور مادہ کی بناوٹ کے متعلق۔ اس پیدائش میں تدریج ہے۔ سائنس دان اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکے کہ وہ بادل جو بقول ان کے ابتداء میں تھے کہاں سے آ گئے اور پھر آہستہ آہستہ وہ سب کچھ کس طرح بن گیا جو ہمیں نظر آتا ہے۔ جس کی وسعتیں اور عظمتیں بھی انتہائی حیرت میں ڈالتی ہیں اور جس کی باریکیاں اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہیں۔ وہ محض ارتقاء اور بقائے انسب کے اصول سے سب معاملہ حل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ سوال یہ ہے کہ یہ دونوں خاصیتیں مادہ میں کہاں سے آ گئیں۔ اس کا وہ کوئی جواب پیش نہیں کر سکے۔

(باقی)

درخواستِ دعا

خاکسار اور دیگر اہلِ خانہ بعارضہ نزلہ و زکام بیمار۔

احبابِ جماعت سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد لطیف

کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت

احمدی کا فرض ہے کہ وہ

روزنامہ

الفضل

خود خرید کر پڑھے

انگلستان میں عید الفطر کی مبارک تقریب

لنڈن میں قریباً ڈیڑھ ہزار افراد کا ایمان افروز اجتماع محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا خطبہ عید

بریڈفورڈ۔ ہڈرسفیلڈ۔ جلنگھم۔ پریسٹن۔ برسٹل اور گلاسگو میں عید کی تقاریب

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر قائمقام امام مسجد لنڈن

انگلستان میں جماعتہائے احمدیہ نے امسال عید الفطر مورخہ ۲۲ دسمبر بروز اتوار منائی۔ لندن کے علاوہ بریڈفورڈ۔ ہڈرسفیلڈ جلنگھم۔ پریسٹن۔ برسٹل۔ لیڈز اور گلاسگو میں بھی نماز عید ہوئی۔ مکرم محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے گلاسگو میں خطبہ عید دیا وہاں حاضری خدا کے فضل سے خوشکن تھی۔

لندن میں بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضری بہت خوشکن تھی۔ جماعت کے پاکستانی اور ہندوستانی افراد کے علاوہ متعدد انگریز۔ عرب اور افریقن مسلم وغیر مسلم اصحاب نے شرکت کی انوار کا دن تھا لہذا دور دور سے احباب جماعت شرکت کے لئے تشریف لائے۔ امسال عید الفطر کے لئے ہم نے وانڈزورتھ کا وسیع "ٹاؤن ہال" کرایہ پر لے رکھا تھا۔ خدام الاحمدیہ لندن نے بڑی محنت اور جانفشانی سے استقبال۔ کتب کی نمائش اور تمام افراد کی خدمت کا ذمہ داری باحسن وجوہ سرانجام دی اتنے بڑے مجمع کی تواضع ہمارے سیکرٹری ضیافت مکرم خالد اختر احمد صاحب نے بڑی توجہ کے ساتھ کی

خطبہ عید کے لئے خاکسار نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی خدمت میں درخواست کی تھی جسے آپ نے بکمال شفقت قبول فرمایا۔ آپ ہالینڈ سے لنڈن تشریف لائے۔ نماز خاکسار نے پڑھائی اور اسکے بعد حضرت چوہدری صاحب نے حاضرین کو اپنے ولولہ انگیز خطبہ سے مستفید فرمایا۔

حضرت چوہدری صاحب نے اپنے خطبہ میں خدا تعالےٰ کے اس احسان کا شکریہ ادا فرمایا کہ اس نے محض اپنے فضل اور رحم سے ہمیں رمضان کے روزوں کی توفیق دی اور اس کی برکات سے حصہ دیا۔

آپ نے فرمایا کہ روزوں اور دیگر عبادات کا مقصد خدا تعالےٰ کی اطاعت اختیار کرنا ہے۔ اگر یہ روح ہم میں پیدا ہو جائے کہ ہم خدا اور اس کے رسول اور اسکے خلفاء کے احکامات پر فوری توجہ دیں اور کامل توجہ اور انہماک کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں تو خدا تعالےٰ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہو سکیں گے۔

آپ نے اپنے خطبہ میں موجودہ زمانہ میں مالی قربانیوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہ خدا تعالےٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جو دولت خود اس نے ہمیں بغیر ہماری کسی قابلیت اور محنت کے محض اپنے فضل سے دی ہے۔ وہ ہماری تکریم اور عزت کی خاطر اور ہماری آزمائش کی خاطر اس کے ایک قلیل سے حصہ کا مطالبہ فرماتا ہے اور وہ بھی اسلئے کہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر ہمیں دے۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا ہے جس زمانہ میں یہ تحریک ہوئی تھی اگر اس کی تاریخ آپ کے سامنے ہو تو آپ کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ یہ ایک الٰہی تحریک تھی جو انتہائی نامساعد حالات میں کی گئی تھی۔ آج اس تحریک کے پھل دنیا میں ظاہر ہونے لگے ہیں گیمبیا کے گورنر جنرل کا نائیجیریا کے متعدد ممبران اسمبلی اور وزراء اس کے پھل ہیں۔ امریکہ کے مرحوم ایک ولی اللہ تھے جو اس تحریک کے پھل تھے۔ اگر کوئی شخص اس امر کا اندازہ لگائے کہ خدا تعالےٰ نے اس تحریک کو کس قدر برکتوں سے نوازا ہے۔ اور اسکے ذریعہ جماعت کا کیسا زبردست نظام تبلیغ قائم ہے تو وہ کبھی بھی اس سے متعلق مالی قربانی کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے گا۔

آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا عید مبارک پر مشتمل وہ تار پڑھکر سنایا جو عید سے ایک روز قبل مشن میں موصول ہوا تھا۔ حضور کی اس کمال شفقت اور محبت اور عنایت پر تمام افراد بہت مسرور ہوئے اور ہماری یہ عید دوہری مسرتوں اور برکتوں کا موجب ہوئی۔ ازاں بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے دعا کروائی اور یہ مبارک تقریب اللہ تعالےٰ کی تائید سے اور برکت سے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ اس ملک میں اسلام کا غلبہ جلد سے جلد لے آئے اور اس ملک میں بسنے والے تمام احمدی احباب کو تبلیغ کی مقبول توفیق عطا فرماوے۔ آمین اللھم آمین۔

یہ کتابیں کس کی ہیں؟

بیدہ کو چند کتب جن میں ایک قرآن مجید بھی ہے۔ سپیشل ٹرین برائے گجرات جو بروز اتوار ۲۹ دسمبر کو روانہ ہوئی تھی ملی ہیں جس دوست کی ہوں نشان بتا کر وصول کر سکتے ہیں۔ وگرنہ خاکسار فروری ۱۹۶۹ء میں یہ کتابیں کسی احمدیہ لائبریری میں دے دیگا۔

(چوہدری عبد الحمید انسٹرکٹر (سول) گورنمنٹ پاسٹیکنیک انسٹیٹیوٹ راولپنڈی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم عبد اللطیف صاحب ساکن گوئی (آزاد کشمیر) دمہ کے مریض ہیں ان کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے

(خاکسار امام الدین صدر جماعت احمدیہ گوئی (آزاد کشمیر)

۲۔ عرصہ دو ماہ سے میں پانچ عدد بڑے لاہوری پھوڑے دونوں ٹانگوں پر نکل آنے سے شدید بیمار ہوں اور چل پھر بھی نہیں سکتا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(سید مبشرات احمد ملتان)

دعائے مغفرت

محترم خانزادہ محمد اسحٰق علی خانصاحب ڈرگ کالونی کراچی مورخہ ۱۳ دسمبر ۶۸ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم احمدیت کے دیرینہ خادم تھے۔ ۱۹۱۰ء میں بیعت کی تھی۔ مرحوم سید ارشد علی صاحب لکھنوی مرحوم کے خسر تھے۔ احباب سے درخواست ہے انکے بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

(راقم خاکسار اختر حسن خان لکھنوی
۲۱۱/۸ کراچی ائرپورٹ کراچی ۱۱

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

خوشی کی تقاریب

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے
"خوشی کی مختلف تقاریب مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے
کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے کی
خوشی میں مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) کے
لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے"۔

جملہ احباب جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں اپنے ہر خوشی کے موقعہ پر مساجد ممالک بیرون پاکستان کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ضروری اور اہم لٹریچر

الازھار لذوات الخمار (اوڑھنی والیوں کے لئے پھول)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان تمام تقاریر کا مکمل اور بیش قیمت مجموعہ جو حضور نے اپنے عہد خلافت میں احمدی خواتین کو خطاب کرتے ہوئے فرمائیں۔ قیمت مجلد سات روپے غیر مجلد چھ روپے

یادِ محمود حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال پر حضور کی یاد میں کہی ہوئی نظموں کا مجموعہ۔ قیمت دو روپیہ (۲/-)

المصابیح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خطابات کا مجموعہ جو آپ نے احمدی خواتین سے فرمائے اور انہیں اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱-۵۰)

رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی وہ تقریر جو آپ نے ۶۶ء کے جلسہ سالانہ پر فرمائی
قیمت پچاس پیسے

راہِ ایمان کا انگریزی ترجمہ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری امور اور اہم مسائل پر مشتمل مجموعہ کا انگریزی زبان میں ترجمہ انگریزی جاننے والے احمدی بچوں کے لئے بہترین تحفہ۔

قواعد و ضوابط لجنات اماء اللہ نیا ایڈیشن لجنات مفت منگوا سکتی ہیں۔ (سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری گیلانی خان صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین)

(چوہدری بشیر احمد نصرت کمشن شاپ غلہ منڈی جڑانوالہ)

م تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذریعہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہیگی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرمہ و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہوار چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

جماعت احمدیہ چک ۲۷ کلاچیلو ضلع تھرپارکر کے مندرجہ ذیل احباب نے اس وقت تک سو فیصد ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا کی ترقیات عطا فرماوے۔ آمین۔

۱۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب عاصی ولد گلاب الدین صاحب مرحوم	۱۰۰/-
۲۔ " " " منجانب والدہ صاحبہ زوجہ بی بی مرحومہ	۳۰/-
۳۔ محترمہ رمضان بی بی صاحبہ اہلیہ صوفی غلام محمد صاحب عاصی	۳۰/-
۴۔ مکرم اعجاز احمد صاحب ایاز پسر " "	۵۰/-
۵۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ امینہ زوجہ اعجاز احمد صاحب ایاز	۲۰/-
۶۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ قاضی خورشید الرب صاحب	۳۰/-
۷۔ مکرم عبد العزیز صاحب خالد ولد میاں مہر دین صاحب مرحوم	۵۰/-
۸۔ محترمہ زینب بیگم صاحبہ زوجہ عبد العزیز صاحب خالد	۱۵/-
۹۔ مکرم عبد الکریم صاحب شاد ولد میاں مہر دین صاحب مرحوم	۱۰/-
۱۰۔ مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم مولا بخش صاحب مرحوم	۲۵/-
۱۱۔ مکرم شریف احمد صاحب	۲۵/-
۱۲۔ مکرم میاں فضل الدین صاحب ولد مکرم امام بخش صاحب مرحوم	۳۰/-

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس نوجوان اکٹھا کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دیدیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت احمدیہ کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ وہ کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بذریعہ سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹایا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائیگی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ھذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصہ ہوں گے۔

اوّل: زمیندارہ قرضہ تعلیم دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار یا پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائیگا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے مبرزین بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پر اویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد ملازمت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لینگے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان کا انتباہ

لندن ۹ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے چار بڑی طاقتوں پر زور دیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے بحران کو ختم کرنے کے لئے مل جل کر کوشش کریں۔ انہوں نے کل یہاں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے متنبہ کیا کہ اگر جنگ چھڑ گئی۔ تو وہ مشرق وسطیٰ تک محدود نہ رہے گی بلکہ دوسرے علاقے بھی اس کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ اس لئے چاروں بڑی طاقتوں کو چاہیئے کہ وہ طرفین پر دباؤ ڈال کر انہیں مشرق وسطیٰ کا بحران جلد ختم کرنے کے لئے کہیں۔

میاں ارشد حسین کل دوپہر دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں عالمی صورت حال پر بحث کے دوران تقریر کر رہے تھے۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر مائیکل سٹیوارٹ نے اجلاس کی صدارت کی۔ میاں ارشد حسین نے مائیکل اسٹیوارٹ کی افتتاحی تقریر کے بعد کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ہی نہیں کئی ملکوں کا خیال ہے کہ جب تک بڑی طاقتیں اور اقوام متحدہ کے مستقل ممبر اسرائیل کو مجبور نہ کریں وہ اپنی ہٹ دھرمی ترک نہیں کرے گا۔ جس کے نتیجہ میں اس علاقہ میں ہمیشہ جنگ کا خطرہ رہے گا۔ اس لئے چاروں بڑی طاقتوں کو چاہیئے کہ وہ طرفین کو اس مسئلہ کو جلد حل کرنے پر مجبور کریں

عوامی جمہوریہ چین کے بارے میں اپنی حکومت کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر چین کو بین الاقوامی برادری میں شامل کر لیا جائے تو مغربی ممالک اور چین کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم ہو سکتے ہیں۔

چین کو بین الاقوامی برادری سے باہر رکھنے سے بیرونی جارحیت سے مغربی ممالک کے خوف کا پتہ چلتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ جب مشرق ایشیا کے نو آزاد ممالک چین کے حلقہ بگوش نہیں بنے اور ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ ہمسایوں کے خلاف چین کے عزائم توسیع پسندانہ ہیں۔

میاں ارشد حسین نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مسئلہ کشمیر، تخفیف اسلحہ، ایٹمی اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے اور خلیج فارس کے دفاع کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی وزیر اعظم میرے سامنے ہی میز پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ پاکستان نے بھارت کے ساتھ بنیادی جھگڑوں کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے جو برصغیر کے امن کو برابر خطرہ کر رہے ہیں ہم نے بھارت سے تعلقات معمول پر لانے کی کوشش بھی کی ہے جو ناکام رہی ہے ہمیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا ہم نے بھارت سے کہا کہ وہ ہمارے ساتھ تنازعہ کشمیر طے کرے لیکن ہم کامیاب نہ ہو سکے۔ بیس سال سے کشمیر میں جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں اور یہ صورت حال دوسری سرحدوں پر بھی ہے دونوں ملکوں نے اسلحہ کے انبار لگانے پر بے بہا دولت صرف کر دی ہے حالانکہ دوسرے اہم مسائل تصفیہ طلب پڑے ہیں۔ میاں ارشد حسین نے کہا کہ کشمیر سے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادیں موجود ہیں اور ہم ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ مسئلہ کشمیر حل ہونے سے کشمیریوں کے علاوہ پاکستان اور بھارت کے باشندوں پر بھی اثر پڑا ہے

میاں ارشد حسین نے کہا کہ دریائے گنگا کے پانی کی تقسیم کے مسئلہ میں کچھ کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں انہوں نے کہا کہ فرخانہ کی تعمیر سے پاکستان کو بہت بڑے مسئلہ سے دوچار ہونا پڑا ہے کیونکہ مشرقی پاکستان نچلا حصہ ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ بحث اور بات چیت کے ذریعے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

فرانس اور اسرائیل کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے

تل ابیب ۹ جنوری۔ فرانس کے صدر ڈیگال نے اسرائیل کو ہر قسم کا فرانسیسی اسلحہ فراہم نہ کرنے کا جو اعلان کیا ہے۔ اس سے فرانس اور اسرائیل کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ اسرائیلی حکومت نے اس اعلان پر صدر ڈیگال کے خلاف شدید نفرت کا اظہار کیا۔ معتبر ذرائع کا کہنا ہے کہ اسرائیلی حکومت چند روز کے اندر پیرس سے اپنا سفیر واپس بلا لے گی۔ کل اسرائیلی وزارت خارجہ اور وزارت اطلاعات نے صدر ڈیگال کے اس فیصلہ کی شدید مذمت کی ہے دونوں اسرائیلی وزارتوں کا کہنا ہے کہ صدر ڈیگال کا یہ اقدام انتہائی اشتعال انگیز ہے اسرائیلی وزیر اطلاعات مسٹر گلیلی نے کہا ہے کہ اب اس علاقے میں قیام امن کے لئے فرانس مثبت کردار ادا نہیں کر سکے گا۔ اس لئے کہ وہ کھلم کھلا عربوں کی حمایت پر اتر آیا ہے

شام کے لئے طیارے

بیروت ۹ جنوری۔ دریں اثناء لبنان کے اخبار "ندا الوطن" نے خبر دی ہے کہ روس نے تین سو میڈرن ٹینکوں کا طیارے شام کو دے دیئے۔ یہ طیارے متحدہ عرب جمہوریہ سے دمشق بھیجے گئے ہیں جہاں انہیں شامی پائلٹوں کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ روس نے شام کو یہ طیارے اس لئے دیئے ہیں کہ وہ اسرائیل کی نئی جارحیت کے خلاف اپنے دفاع کو مضبوط کر سکے۔

اعلانِ نکاح

میری ہمشیرہ شفقت پروین صاحبہ بنت مجید احمد خان صاحب مرحوم آف ساہیوال کا نکاح وسیم احمد صاحب ولد محمد حسن خان صاحب آف ملتان کے ساتھ بارہ صد روپیہ مہر پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے مسجد احمدیہ ساہیوال میں مورخہ ۶۹/۱/۶ کو بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(خاکسار اشرف احمد خان۔ ساہیوال)

اعلان گمشدہ

اڈہ لاریاں لائل پور شہر میں کیمپ مجلس خدام الاحمدیہ کے قریب مورخہ ۶۸/۱۲/۲۵ کو ایک گمشدہ بستر ملا ہے جس دوست کا ہو۔ نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

(محمد یونس بھٹی ناظم دفتر عمل مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر)

احباب متوجہ ہوں

مشرقی پاکستان سے اپنی تجارت اور صنعت کو فروغ دینے نیز غیر ممالک میں برآمدات کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

(محمد عمر بشیر احمد۔ ۱۰۷۔ اسلام پور روڈ ڈھاکہ فون نمبر ۴۲۹۲۶ / ۹ شاہ عالم مارکیٹ لاہور)

دردوں کے لئے

جوڑوں اور اعصاب کی پرانی دردیں، پینیز کیوڑے سے بالکل ختم ہو جاتی ہیں مکمل کورس ۱۰ دن کا تسلی کے لئے تفصیلی لٹریچر اور نمونہ کی ایک خوراک بلا ڈاک خرچ بالکل مفت طلب کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

ضروری اطلاع

ہم بڑی مسرت کے ساتھ بھائیوں اور بہنوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ ہمیں بیس سال پرانی موذی مرض بواسیر تھی، ہم نے خاندانی اور سند یافتہ پاکستان

حکیم حاکم علی قاسم علی ماہر بواسیر کھدیاں

خاص تحصیل قصور ضلع لاہور سے علاج کروا کے شفا پائی، اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بواسیر کا مرض ہو تو بغیر خوف کے صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے ہو کے نکلوا کر فائدہ اٹھائیں۔ نوٹ:۔ زنانہ بواسیر اور پوشیدہ امراض کے لئے تجربہ کار عورت کا انتظام ہے۔

ہمدرد عطاء اللہ خان۔ بی۔ اے۔ کراچی ۱۸۔ ناظم آباد ۲/۱ - ۶/۱ - فون نمبر ۶۲۰۳۶

تبدیلی پتہ اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

درخواست دعا

خاکسار اور مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی اوکاڑہ کی والدہ صاحبہ بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں اور حالت تشویشناک ہو گئی ہے احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار صدر الدین مولوی فاضل سابق مبلغ ایران)

قومی اخلاق کی درستی اور حفاظت سے متعلق پُر حکمت قرآنی احکام

سورۃ النور میں بیان کردہ مضامین اور احکام کا خلاصہ

۲

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں سورۃ النور کے مضامین اور اس میں بیان کردہ احکام کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انفرادی اخلاق پر اعتراضات بعض بے احتیاطیوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور سب سے بڑی بے احتیاطی مرد اور عورت کا آزادانہ اختلاط ہے۔ پس تم کو چاہیئے کہ ان چیزوں سے بچنے کے لئے ایک دوسرے کے گھر آزادانہ نہ گھس جایا کرو۔ بلکہ پہلے اجازت لیا کرو۔ اور گھر والوں پر سلام کیا کرو۔ پھر اگر تمہیں تمہارے سلام کا جواب نہ ملے تو جب تک تمہیں اجازت نہ ملے اُس گھر میں داخل نہ ہو اور اگر گھر میں بعض افراد ہوں اور وہ تمہیں کہیں کہ چلے جاؤ اس وقت ہم نہیں مل سکتے تو پھر ملاقات پر اصرار نہ کرو ہاں ایسے گھر جن میں تمہارا اسباب پڑا ہوا ہے اور ان میں کوئی رہتا نہیں ان میں تم بلا اجازت جا سکتے ہو۔ اور اگر مرد اور عورت کا آمنا سامنا ہو جائے تو ان کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کو آنکھیں کھول کر نہ دیکھا کریں اور ان تمام راستوں کی حفاظت کریں جن سے بدی انسانی قلب میں داخل ہوتی ہے یہی حکم عورتوں کے لئے بھی ہے جس طرح مردوں کے لئے ہے اور عورتوں کو چاہیئے کہ وہ بھی ایسے راستوں کو بند کریں جن کے ذریعہ سے بدی انسان کے اندر داخل ہوتی ہے اور اپنے جسم کے ایسے حصے جن کو خدا تعالیٰ نے خوبصورت بنایا ہے غیر محرموں پر ظاہر نہ کریں۔ سوائے اس کے کہ کوئی حصہ آپ ہی آپ ظاہر ہو جائے (جیسے قد اور جسم کی بناوٹ وغیرہ) اور چاہیئے کہ وہ اپنی اوڑھنیوں کو اپنے مونہہ کے اوپر سے کھینچ کر سینوں تک لے آئیں (یعنی لمبا گھونگھٹ نکال لیں) اور اپنی زینت سوائے اپنے قریبی رشتہ داروں کے یا ایسے متعلقین کے جن کی فہرست دی گئی ہے اور کسی کو نہ دکھائیں۔ (آیت ۲۸ تا ۳۲)

اسیطرح چاہیئے کہ قومی اخلاق کی درستی کے لئے بیوائیں قوم میں نہ رہنے دی جائیں۔ بلکہ ان کی شادی کر دی جائے اسی طرح غلاموں اور لونڈیوں کی بھی شادی کی جائے اور شادی میں مالی کمزوری کو مدنظر نہ رکھا جائے۔ اور جو شادی کر ہی نہ سکیں وہ اپنے اخلاق کی درستی کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔

دوسرا طریقہ نیکی کے قائم رکھنے کا یہ ہے کہ جنگی قیدیوں کو آزاد کیا جائے۔ پس اگر کوئی جنگی قیدی خود اپنی آزادی کی قیمت دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کے ساتھ یہ معاملہ کیا جائے کہ وہ قسط وار اپنا جرمانہ ادا کر دے گا۔ بلکہ حکومت کو اور دوسرے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ خود اس کی طرف سے اس کی آزادی کی رقم ادا کر دیں۔ اسی طرح جو عورتیں جنگی قیدی ہوں اور تمہارے قبضہ میں ہوں ان پر بھی ایسے احکام جاری نہ کرو کہ وہ بدکاری پر مجبور ہو جائیں۔ اگر تم ایسے حالات میں ان کو رکھو گے تو پھر تم ذمہ دار ہو گے وہ نہیں۔ ان باتوں میں تمہارے لئے اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی گئی ہے اور تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان سے بڑھ کر روحانی مرتبے دینے والی تعلیم ہے (آیت ۳۳ تا ۳۵)

زمین و آسمان کی روشنی سب خدا سے ہی آتی ہے۔ پھر اس روشنی میں حقیقت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ خدائی نور مسلمانوں میں ظاہر ہونے والا ہے اور ان کو عزت بخشنے والا ہے (آیت ۳۶ تا ۴۹)

(باقی)

ملاقاتیوں کا سلسلہ برابر جاری تھا۔ اور آخر دم تک رہا۔ بیماری کے آخری ایام میں آپ کے بھانجے مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری سابق مبلغ گھانا حال انسپکٹر اسلامی دارالعلوم جو آپ ہی کے ساتھ رہائش پذیر تھے آپ کی تیمارداری کرتے رہے۔ چنانچہ وفات کے وقت علاوہ دیگر احباب کے وہ آپ کے پاس تھے نیز آپ مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر اعلیٰ خارجہ صدر انجمن احمدیہ کے رشتہ کے چچا تھے مکرم میجر صاحب کے دادا حضرت حافظ صاحب مرحوم و مغفور کے ماموں تھے۔

ادارہ الفضل حضرت حافظ صاحب کے ایسے علم دوست فیض رساں اور نافع الناس وجود کی رحلت پر دلی غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے جملہ لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں آپ کو خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اپنے فضل سے اسے پُر فرمائے۔ جماعت میں ایسے فیض رساں اور نافع الناس وجود کثرت سے پیدا ہوتے رہیں آمین۔ اللّٰھم آمین۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہان پوری کی وفات

بقیہ صفحہ اوّل

وہاں آپ نے متعدد علمی تصانیف اور تالیفات میں علماء سلسلہ کا ہاتھ بٹایا اور نئے مبلغین کی مختلف رنگ میں رہنمائی کرنے اور ان کی حوصلہ افزائی فرمانے میں قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔ یہ سلسلہ قیام پاکستان تک جاری رہا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ قادیان سے لاہور آکر جودھامل بلڈنگ کے ایک کمرے میں فروکش ہوئے۔ اور قریباً دس سال تک وہاں مقیم رہ کر عوام و خواص سب کو فیض پہنچاتے رہے۔ بعدہٗ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں ربوہ تشریف لے آئے یہاں بھی احمدی احباب اور ان کے ہمراہ غیر از جماعت دوست بکثرت آپ کے پاس آتے تھے اور اکثر ملاقات کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا آپ سب کو ہی علوم و معارف سے بہرہ ور فرماتے اور حق پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے گفتگو کا انداز اتنا دلکش دلنشیں اور دل موہ لینے والا تھا اور پھر اتنا مدلل اور پُر اثر کہ احباب پہروں بیٹھے آپ کی باتیں سنتے رہتے اُکتانے کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا دلچسپی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی ہی چلی جاتی بالخصوص نوجوانوں سے مل کر بہت خوش ہوتے اور بڑے ہی پُر اثر انداز میں انہیں نصائح فرماتے اور ان کی تربیت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ چنانچہ نوجوان بڑی کثرت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی علمی، روحانی اور ادبی گفتگو سے فیضیاب ہوتے اور آپ کی ہر خدمت بجالانے کے لئے مستعد رہتے۔ اور اس میں ایک خاص خوشی اور فخر محسوس کرتے۔

پھر آپ کا نافع الناس وجود ایک نشان کی حیثیت رکھتا تھا اور وہ اس لئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہیں ان کی عمر بڑھائی جاوے گی اور حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھا دی جاویں گی اس کے معنے مجھے یہی سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادم دین ہوں گے ان کی عمریں بڑھائی جاویں گی۔ جو خادم دین نہیں ہو سکتا وہ مٹھے بیل کی مانند ہے کہ مالک جب چاہے اسے ذبح کر ڈالے اور جو سچے دل سے خادم ہے وہ خدا کا عزیز ٹھہرتا ہے اور اس کی جان لینے میں خدا تعالیٰ کو تردد ہوتا ہے اس لئے فرمایا وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۷۲)

چنانچہ حضرت حافظ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جن میں دین کے لئے سچا جوش اور اشاعت حق کی حقیقی تڑپ پائی جاتی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بہت طویل عمر عطا فرمائی اور آپ بہت سے الٰہی زمانہ دراز تک لوگوں کو حق کی طرف بلاتے اور انہیں حق قبول کرنے کی دعوت دیتے رہے آپ کی عمر کے متعلق مختلف روایتیں پائی جاتی ہیں بعض روایتوں کی رو سے آپ نے ۱۱۵ سال کی عمر پائی اور بعض روایتیں ایسی بھی ہیں جن کی رو سے آپ کی عمر نوے اور سو سال کے درمیان بنتی ہے بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو طویل عمر عطا فرمائی اور آپ عرصہ دراز تک لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے اور اس طرح خدائی تقدیر کے مطابق وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ کے مصداق ٹھہرے۔ آخر عمر تک آپ کے ہوش و حواس درست رہے بینائی اور سماعت میں بھی کوئی فرق نہ تھا حافظہ بھی خدا تعالیٰ نے کمال کا دیا تھا۔ دینی کتب کے حوالہ جات، اسلامی تاریخ اور تاریخ سلسلہ کے واقعات نیز روایات اور بے شمار اشعار ازبر تھے۔ جب گویا ہوتے باغ و بہار کا سماں باندھ دیتے۔

گزشتہ ۶ ماہ سے طبیعت کی قدرے ناسازی رہنے لگی تھی اور عام جسمانی ضعف بڑھ رہا تھا باایں ہمہ